بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۳۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر ۵

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم۔ چہار شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۵ تبلیغ ۱۳۴۳ھش ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ ۵ فروری ۱۹۶۴ء	نمبر ۳۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۴ فروری بوقت ۹ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل دن کو بعد دوپہر اور خصوصاً رات کو طبیعت بہت بے چین رہی ۰

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

دُعا کی تحریک

— محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر ربوہ —

"رمضان کا بابرکت مہینہ نصف سے زیادہ گزر چکا ہے اور یہ دعاؤں کی قبولیت کے ایام ہیں۔ میں اس موقعہ پر تمام احباب جماعت کی خدمت میں یہ درد مندانہ درخواست کرتا ہوں کہ جہاں وہ اپنے لئے اور اپنے اعزہ و اقرباء کے لئے دعائیں کر رہے ہیں وہاں وہ اپنی دعاؤں میں ان مبلغین اسلام کو بھی یاد رکھیں جو اس وقت اپنے وطن سے دور ممالک غیر میں تبلیغ اسلام میں مصروف ہیں تاکہ اسلام جلد از جلد ساری دنیا میں پھیل جائے۔ ان مبلغین کے اہل و عیال کے لئے بھی دعا فرمائیں جو اس وقت پاکستان میں مقیم ہیں یا مبلغین کے ہمراہ ہیں۔

اسی طرح یہ دعا بھی فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ کارکنان تحریک جدید کی تمام کوششوں میں برکت ڈالے اور انکو اپنے فرائض تندہی سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے"

خاکسار مرزا مبارک احمد

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا کی محبت میں ایسے محو ہو جاؤ کہ تمہارا وجود ہی درمیان سے گم ہو جاوے

اپنے آپکو اس کیلئے بیقرار و شیدا اور مضطرب بنالو اگر اس درجہ تک نہیں پہنچے تو کوڑی کے کام نہیں

"مکاشفات اور الہامات کے ابواب کے کھلنے کے واسطے جلدی نہ کرنی چاہیئے۔ اگر تمام عمر بھی کشوف و الہامات نہ ہوں تو گھبرانا نہیں چاہیئے۔ اگر یہ معلوم کر لو کہ تم میں ایک عاشق صادق کی سی محبت ہے جس طرح وہ اس کے ہجر میں اس کے فراق میں بھوکا مرتا ہے پیاس سہتا ہے نہ کھانے کا ہوش ہے نہ پانی کی پرواہ نہ اپنے تن بدن کی کچھ خبر اسی طرح تم بھی خدا کی محبت میں ایسے محو ہو جاؤ کہ تمہارا وجود ہی درمیان سے گم ہو جاوے۔ پھر اگر ایسے تعلق میں انسان مر بھی جاوے تو بڑا ہی خوش قسمت ہے۔ ہمیں تو ذاتی محبت سے کام ہے، نہ کشوف سے غرض نہ الہام کی پرواہ۔ دیکھو ایک شرابی شراب کے جام کے جام پیتا ہے اور لذت اٹھاتا ہے۔ اسی طرح تم اس کی ذاتی محبت کے جام بھر بھر کر پیو جس طرح وہ دریا نوش ہوتا ہے اسی طرح تم بھی کبھی سیر نہ ہونے والے ہو جتک کہ انسان اس امر کو محسوس نہ کرلے کہ میں محبت کے ایسے درجہ کو پہنچ گیا ہوں کہ اب عاشق کہلا سکوں تب تک پیچھے ہرگز نہ ہٹے قدم آگے ہی آگے رکھتا جاوے اور اس جام کو منہ سے نہ ہٹائے۔ اپنے آپ کو اس کے واسطے بیقرار و شیدا و مضطرب بنالو۔ اگر اس درجہ تک نہیں پہنچے تو کوڑی کام کے نہیں۔ ایسی محبت ہو کہ خدا کی محبت کے مقابل پر کسی چیز کی پروانہ ہو۔ نہ کسی قسم کی طمع کے مطیع ہو اور نہ کسی قسم کے خوف کا تمہیں خوف ہو۔ چنانچہ کسی کا شعر ہے کہ ؎

آنکہ ترا شناخت جاں راچہ کند

فرزند و عیال و خانماں راچہ کند

دیوانہ کنی و دو جہانش بخشی

دیوانہ تو دو جہاں راچہ کند

(الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۳ء)

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

لاہور ۴ فروری بوقت ۸½ بجے صبح بذریعہ فون

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"کل سارا دن خدا تعالےٰ کے فضل سے طبیعت اچھی رہی۔ کبھی کبھی زخم میں درد محسوس ہوتا ہے۔ ویسے عام طبیعت بفضلہ تعالےٰ بہتر ہے۔"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ ہمارا قادر و شافی خدا اپنے فضل و رحم سے حضرت سیدہ موصوفہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

وقف جدید سال ہفتم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا پیغام آپ ۲ جنوری ۱۹۶۴ء کے الفضل میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ وقف جدید سال ہفتم کے وعدہ جات اپنی جماعت کے تمام افراد سے لیکر جس قدر جلد ممکن ہو بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

رمضان کا مہینہ بہت بابرکت ہے، مگر ان کے لئے جو اس کی برکات کو حاصل کرنے کی کوشش کریں

الٰہی نشانوں کی قدر کرو اپنی غفلتوں کو چھوڑ دو اور اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۱ر مارچ ۱۹۲۷ء بمقام مسجد اقصیٰ قادیان

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

رمضان جو اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک ہے اور اس کی آیتوں میں سے ایک آیت۔ وہ پھر ہمیں اس سال میسر ہوا ہے اور

خدا کی رحمتوں اور فضلوں کے دروازے

ان کے لئے جو اس کی رحمت اور اس کا فضل تلاش کرنے والے ہیں کھولے گئے ہیں۔ ہر ایک کے ساتھ اس کی حیثیت کے لحاظ سے معاملہ کیا جاتا ہے یعنی ہر شخص کے ساتھ الگ الگ معاملہ کیا جاتا ہے جیسا وہ ہوتا ہے ویسا ہی اس کے ساتھ معاملہ کیا جاتا ہے۔ جتنا کوئی خدا تعالےٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کو تلاش کرتا ہے اتنی ہی اسے دی جاتی ہیں۔ ہر برتن اپنی شکل اور وسعت کے برابر ان چیزوں کو اپنے اندر بھر سکتا ہے جو اس میں بھری جاتی ہیں پس اس مہینہ سے بھی وہی فائدہ اٹھائے گا جس نے اس کا ارادہ کیا اور جس نے خدا کے فضلوں کے پانے کی کوشش کی۔ اور وہ محروم کے محروم ہی رہ جائیں گے جنہوں نے غفلت کی وجہ سے خدا تعالےٰ کے فضل پانے کی کوئی کوشش نہ کی اور جن کے قلوب پر غضب کی مہر لگ چکی ہے۔

مہینے بے شک بابرکت ہوتے ہیں۔ دن بے شک بابرکت ہوتے ہیں۔ انسان بے شک بابرکت ہوتے ہیں۔ خدا کے کلام بے شک بابرکت ہوتے ہیں۔ علوم اور معارف بے شک بابرکت ہوتے ہیں۔ لیکن

یہ برکت وہی حاصل کرتا ہے

جو اپنے آپ کو اس کے پانے کے قابل بناتا ہے دوسروں کے لئے یہ مہینے۔ یہ دن۔ یہ خدا کے کلام۔ یہ علوم و معارف غضب اور لعنت کا موجب ہو جاتے ہیں۔

خدا کے نبی جو دنیا میں آتے ہیں وہ رحمت ہوتے ہیں۔ کبھی وہ صرف رحمتِ قوم ہوتے ہیں اور کبھی "رحمت للعالمین" ہوتے ہیں۔ یعنی کبھی انکی رحمتیں محدود ہوتی ہیں اور محدود عرصہ کے واسطے ہوتی ہیں اور کبھی غیر محدود اور ہمیشہ کے لئے ہوتی ہیں لیکن باوجود اس کے وہ بعض کے لئے خدا کے عذاب کی آواز ہوتے ہیں۔ وہ خدا تعالےٰ کا ایسا حکم ہوتے ہیں جو اٹل ہوتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کا ایسا فیصلہ ہوتے ہیں کہ جس کے خلاف اپیل نہیں ہوتی۔ جو اس رحمت کو قبول کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کرتے ہیں وہ اسے پاتے ہیں۔ اور فائز ہوتے ہیں لیکن جو اپنے آپ کو تیار نہیں کرتے اور غفلت میں پڑے رہتے ہیں وہ نقصان اٹھاتے ہیں۔ تکلیفوں میں پڑتے ہیں اور خدا تعالےٰ کے غضب کے نیچے آجاتے ہیں۔

جہاں خدا کا نبی آئے وہاں برکتیں بھی خاص طور پر نازل ہوتی ہیں۔ عرب میں اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے تو آپؐ کے ساتھ برکتیں بھی آئیں۔

آپ رحمت للعالمین تھے

آپؐ کے ساتھ آنے والی برکتیں بھی جہانوں کے لئے تھیں۔ آپؐ کے آنے سے وہ ملک بابرکت ہو گیا وہ شہر بابرکت ہو گیا۔ وہ مکان بابرکت ہو گیا بیت اللہ اللہ کا گھر بن گیا مگر صرف ان کے لئے جنہوں نے اس برکت کے لینے کے واسطے اپنے آپ کو تیار کیا اور اپنے آپ کو اس کے قابل بنایا۔ اس زمانہ میں قادیان میں حضرت مسیح موعودؑ آئے۔ برکت اور رحمت آپ کے ساتھ آئی مگر صرف ان کے لئے جو اپنے تئیں اس کے پانے کے قابل بنائیں گے۔ بے شک آپ کے آنے سے یہ ملک بابرکت ہو گیا مگر صرف ان کے لئے جو اس برکت سے فائدہ اٹھانے کے واسطے اپنے آپ کو تیار کریں گے بے شک یہ شہر بابرکت ہو گیا اور خدا کی رحمت کی نزول گاہ بن گیا مگر اس کا فائدہ انہیں کو ہے جو اپنے آپ کو اس فائدہ کے حاصل کرنے کیلئے تیار کریں گے۔ یہ مکان۔ یہ بازار۔ یہ دوسرے مقامات یہ مسجد۔ یہ منبر اور اس کے خطیب سب بابرکت ہیں ان میں بڑی بڑی برکتیں ہیں۔ ان کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کی رحمتیں حاصل ہو سکتی ہیں مگر کن کو۔ اور

کون ہیں جو ان رحمتوں اور برکتوں کو پاسکتے ہیں

وہ وہی ہیں جو ان کے لئے اپنے آپ کو تیار کرتے ہیں۔ جو اپنے برتن کو ان کے بھرنے کے واسطے کھلا کرتے ہیں لیکن جو ایسا نہیں کرتا اور غافل رہتا ہے وہ نہ برکتیں پاتا ہے نہ رحمتیں بلکہ دکھ اٹھاتا ہے اور عذاب محسوس کرتا ہے۔ غرض جو خصوصیت ان مقامات کی ہے اس سے وہی فائدہ اٹھائے گا جو فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے گا۔ اور جو کوشش نہیں کرے گا کوئی فائدہ اسے نہ دیا جائے گا۔

یہ مسجد بڑی بابرکت ہے لیکن جو تذلل نہیں کرتا۔ خواہ اس مسجد کے ستونوں کو پکڑ کر ابدالآباد تک بیٹھا رہے کوئی فائدہ نہیں پائے گا۔ قادیان کی رہائش کوئی تماشہ نہیں کہ اس کی قدر نہ کرو اگر برکات حاصل کرنا چاہتے ہو تو غفلتیں چھوڑ دو اور سستیاں ترک کر دو۔ کیونکہ جو غفلتیں نہیں چھوڑے گا اور سستیاں نہیں ترک کرے گا وہ لکڑی اور پتھر کی طرح جہنم کا ایندھن بنایا جائے گا۔ پس یہاں کی رہائش کی قدر کرو اور اس بابرکت مسجد سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اس کی ہر ایک چیز میں برکت ہے۔ منبر میں برکت ہے۔ چھت میں برکت ہے۔ ستونوں میں برکت ہے۔ غرض اس میں برکت ہی برکت ہے مگر اس کے لئے جو اپنے آپ کو اس کے واسطے تیار کرے۔ میں ان لوگوں کو جو برکات حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے اس

آنیوالے دن سے ہشیار کرتا ہوں

جس دن کہ ان کو افسوس ہوگا اور اس انجام سے خبردار کرتا ہوں جس سے پچھتانا پڑے گا کیونکہ اگر قلوب کی اصلاح نہ ہوگی۔ اگر اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا نہ کی جائے گی تو کبھی برکتیں نہیں ملیں گی۔ بلکہ یہی برکتیں ان کے لئے لعنتیں بن جائیں گی۔ پس جن لوگوں نے اس شہر کی قدر نہیں کی۔ اس مکان کی قدر نہیں کی۔ اس زمانہ کی قدر نہیں کی۔ خدا کے پیغام کی قدر نہیں خدا کی رحمتوں کی قدر نہیں کی ان کے موہنوں کے اقرار انہیں خدا کے غضب سے نہیں بچا سکیں گے۔ خدا کے غضب سے صرف دل کا خشوع بچا سکتا ہے۔ انکسار بچا سکتا ہے۔ تذلل بچا سکتا ہے۔ نفس کا مار ڈالنا بچا سکتا ہے۔ اس کے لئے کوشش کرو۔

اللہ تعالیٰ کے نشان

تمہارے سامنے آئے اور اس قدر آئے کہ اور لوگوں کے سامنے اتنے نہیں آئے۔ خدا تمہارے لئے بالکل ظاہر ہو گیا۔ اس کا جلال تمام شوکت کیساتھ تمہارے لئے نمایاں ہو گیا۔ اس کے کلام اور صفات کا ایک نشان نہیں کئی نشان صاف طور پر تمہارے سامنے آئے۔ پر افسوس! کئی ہیں جن کے دلوں پر مہریں لگی ہوئی ہیں۔ کئی ہیں کہ ان کے قلوب پر زنگ لگا ہوا ہے۔ انہوں نے ان سب باتوں کی قدر نہ کی۔ پس میں انہیں ہوشیار کرتا ہوں کہ وہ الٰہی

نشانوں کی قدر کریں اور زندگی کو غنیمت سمجھیں غفلتوں کو چھوڑ دو اور سستیوں کو ترک کردو اور

خدا کے آگے گر جاؤ

وہ رحیم ہے بخش دے گا۔ اسے پکارو وہ پکار سنے گا۔ تمہاری تکالیف دور کر دے گا۔ تمہیں ترقی دے گا سلسلہ اس کی طرف سے ہے اس لئے وہ ایسے سامان کرے گا کہ ترقی حاصل ہوگی لیکن اگر اس کے آگے نہ جھکو گے تو کچے دھاگے کی طرح ہوں گے توڑ کر پھینک دیئے جائیں گے۔ پس تم مضبوط دھاگے کی طرح ہو جاؤ تا ٹوٹ کر الگ نہ جا پڑو اور پیشتر اس کے کہ تم دنیا کی نظروں میں گرا دیئے جاؤ اور ذلیل بنائے جاؤ۔ تم خدا سے تعلق کو مضبوط بنالو تا اس کی مغفرت تمہیں اپنے اندر چھپالے اور اس کی طرف سے پھٹکارے جانے کی بجائے اس کی رحمت کے وارث ہو جاؤ۔ پس اپنے زنگوں کو دھو ڈالو اور عیبوں کو دور کر دو کہ تم پر وہ رحم کرے

دنیا کی ملامت کی پرواہ نہ کرو

دنیا اگر تمہیں برا کہے اور تم اچھے ہو تو تم برے نہیں ہو جاؤ گے۔ اور دنیا اگر اچھا کہے اور تم خدا کی نظر میں برے ہو تو اچھے نہیں ہوسکتے۔ دنیا کی نظروں میں ذلیل اور معیوب ہونا کوئی خطرناک بات نہیں۔ خطرناک بات یہ ہے کہ خدا کی نظروں میں تم ذلیل اور معیوب ہو جاؤ۔ جن کے دلوں میں خدا کی محبت ہوتی ہے۔ وہ خدا کی رضا طلب کرنے والے ہوتے ہیں اور صرف اس کی خوشنودی ان کے مدنظر ہوتی ہے وہ دنیا کی باتوں کی پرواہ نہیں کرتے۔ دنیا کے طعنے ان پر اثر نہیں کرتے۔ وہ ان طعنوں کے درمیان خدا کی طرف بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن جن کے دل

خدا سے دُور

ہوتے ہیں وہ طعنوں سے ڈرتے ہیں اور دنیا کے لوگوں کی باتیں انہیں فکر مند کر دیتی ہیں وہ لوگوں کی نظروں میں تو اچھے ہوتے ہیں لیکن خدا تعالےٰ کی نظروں میں اچھے نہیں ہوتے پس تم کوشش کرو کہ خدا تعالےٰ کی نظروں میں اچھے ہو جاؤ۔ وہ تمہیں پسند کرلے۔ اور اس بات کی پرواہ نہ کرو کہ دنیا کے لوگ تمہیں پسند نہیں کرتے اور اچھا نہیں سمجھتے۔ چونکہ وہ خدا کے مقابلہ میں تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ کوشش کرو کہ

خدا تعالےٰ کے نزدیک ہو جاؤ

کیونکہ بادشاہ اپنے نزدیک کے لوگوں پر زیادہ نظر ڈالتا ہے۔ تم اس کے حضور عزت حاصل کرو اور اسے خوش کرلو۔ اگر اسے خوش کرلو گے تو تمہیں کسی کی پرواہ نہ رہے گی۔ اگر اس کو چھوڑ کر تم لوگوں کو خوش کرنے کے پیچھے لگ جاؤ گے۔ تو یاد رکھو لوگوں کو خوش کرنا کام نہیں آئے گا۔ تمہیں خدا کا طعن نقصان پہنچا سکتا ہے۔ دنیا اگر ساری ملکر بھی تم پر طعن کرے اور لعنت ڈالے تو بھی تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ پس تم اس بات سے بچو کہ خدا کا طعن تم پر پڑے اپنے آپ کو

نفاق کی زندگی سے پاک

کرو۔ اخلاص پیدا کرو۔ اگر اخلاص پیدا نہ کرو گے اور نفاق سے اپنے آپ کو پاک نہ بناؤ گے۔ تو تم خدا کو نہیں پاسکتے۔ تزکیہ پیدا کرو۔ اس کی محبت اور خشیت پیدا کرو۔ ورنہ تم سے بدتر کوئی اور قوم نہ ہوگی۔ کہ خدا تعالےٰ کے اس نبی کو پایا جو اس زمانے میں آیا۔ اور پھر بھی چکنے گھڑے کی طرح رہے کہ ادھر پانی پڑا ادھر پھسل گیا۔ تم چکنے گھڑے کی طرح نہ بنو۔ تم نے خدا تعالےٰ کے نبی کو پایا ہے۔ تم اس نعمت کی قدر کرو۔ سستی ترک کر دو۔ غفلت چھوڑ دو۔ نفاق سے اپنے آپ کو پاک کرو۔ محبت اور اخلاص پیدا کرو کہ تم خدا کے پیاروں میں لکھے جاؤ۔

مَیں دیکھتا ہوں

کروڑ قلوب جو خدا تعالےٰ کی مہر کے نیچے ہوتے ہیں۔ وعظ ان پر اثر نہیں کرتے۔ ان کے سامنے خدا تعالےٰ کا نور چمکتا ہے۔ مگر ان کی آنکھیں نہیں کھلتیں۔ خدا کی آواز ان کے کانوں میں پڑتی ہے مگر وہ بیدار نہیں ہوتے اللہ تعالےٰ ان پر رحم فرمائے۔ تم اپنے آپ کو بچاؤ تا تم ایسے نہ ہو جاؤ۔ یہ رمضان کے مبارک دن ہیں ان میں اپنے زنگوں اور میلوں کو دھو ڈالو

میں دعا کرتا ہوں

کہ مردہ دلوں کو زندگی ملے اور خدا کے مقدس کلام سمجھنے کی توفیق پائیں۔ ان میں نفاق نہ ہو اخلاص ہو۔ ان لوگوں سے جو یہاں آئے بعض نے عبادتیں بھی کیں۔ اخلاص بھی دکھایا۔ خدمتیں بھی کیں مگر زنگ باقی رہ گیا اور پورے طور پر نہ اتر سکا۔ خدا ان کا زنگ دور کر دے تا وہ عضو معطل نہ ہو جائیں۔ گل سڑ نہ جائیں اور اس عضو کی طرح جو سڑ گیا ہو کاٹ کر الگ نہ پھینک دیئے جائیں۔ وہ گندے عضو کی طرح ایک کٹا ہوا حصہ نہ ہوں اور کون ہے جو عضو کٹوا دینے سے خوش ہو۔ ہم بھی خوش نہیں کہ کوئی ہم میں سے اس طرح کاٹا جائے۔ مگر اس کا ایک ہی طریق ہے کہ وہ اپنے آپ کو گلنے سڑنے اور معطل ہونے سے بچائے۔ پس میں دعا کرتا ہوں کہ خدا ان کو جن پر موت وارد ہو چکی ہے پھر زندہ کر دے کہ وہ اس بات پر قادر ہے کہ مردہ کو زندہ کر دے۔ آمین

کارروائی اجلاس نگران بورڈ منعقدہ ۶۴-۱-۲۶

محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سیکرٹری نگران بورڈ ربوہ

نگران بورڈ کا اجلاس ۶۴-۱-۲۶ کو نو بجے صبح کمیٹی روم صدر انجمن احمدیہ میں منعقد ہوا۔ حسب ذیل ممبران کرام نے شمولیت فرمائی۔

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب
" چوہدری محمد انور حسین صاحب
" شیخ بشیر احمد صاحب
" صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
خاکسار عبد الحق

اس اجلاس میں کل پندرہ معاملات پیش ہوئے جن میں سے چند ایک یہاں درج کئے جاتے ہیں۔ باقیوں کا تعلق افراد کے ساتھ ہے۔ اس لئے درج کرنے کی ضرورت نہیں۔

(۱) حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے رہائشی کمرہ کو جس میں آپ کی وفات بھی ہوئی۔ جب تک ممکن ہو اصل صورت میں محفوظ رکھنے اور اس کے ارد گرد چبوترا اور کٹہرا بنانے کے متعلق نگران بورڈ نے فیصلہ کیا تھا۔ اس پر بعض دوستوں نے اعتراض کیا کہ اس سے کسی وقت شرک پیدا ہونے کا امکان ہو سکتا ہے۔ اس پر مفتی صاحب سلسلہ سے رائے لی گئی۔ اس کے متعلق مزید تحقیق کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے یہ فیصلہ ہوا کہ مجلس افتاء میں یہ معاملہ بھیجا جائے۔ جو پوری پوری تحقیق کے بعد اپنا مشورہ نگران بورڈ کو بھجوائے۔

اسی ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تبرکات کی حفاظت کے متعلق بھی یہی فیصلہ ہوا۔

(۲) احمدیہ ہوسٹل لاہور کے متعلق محترم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ نے بتایا کہ اس کے لئے زمین دیکھی جارہی ہے۔ جس وقت بھی مناسب زمین مل گئی فوراً خرید لی جائے گی۔ نئے تعلیمی سال سے احمدیہ ہوسٹل جاری کرنے کے لئے کوٹھی کے کرایہ وغیرہ کے لئے بجٹ تجویز کر دیا گیا ہے۔ دو تین ماہ تک کوٹھی کرایہ پر لینے کی کوشش کی جائے گی۔

(۳) تفسیر کبیر سورۃ آل عمران تا سورۃ توبہ الشرکۃ الاسلامیہ عنقریب شائع کر دے گی۔

(۴) جامعہ احمدیہ میں طلباء مہیا کرنے کے لئے کمشن مقرر کردہ شاورت کے سیکرٹری کو فیصلہ مشاورت کے مطابق عمل کرنے کے لئے توجہ دلائی گئی۔

یہ اجلاس قریباً چار گھنٹے رہا۔

خاکسار:۔ مرزا عبد الحق سیکرٹری نگران بورڈ ربوہ

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت

۲۰، ۲۱، ۲۲ مارچ ۱۹۶۴ء کو منعقد ہوگی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۰-۲۱-۲۲ امان ۱۳۴۳ھش مطابق ۲۰-۲۱-۲۲ مارچ ۱۹۶۴ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار بمقام ربوہ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کرکے جلد بھجوائیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

شذرات

شیخ خورشید احمد

اہلحدیث اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری

حال ہی میں اخبار "ضرب مجاہد" بھلوال ضلع سرگودھا نے اپنا ایک خاص نمبر شائع کیا ہے جو ثنائی خاندان کے حالات پر مشتمل ہے۔ اس میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی بعض پرانی تحریریں بھی شائع کی گئی ہیں جن سے ان کے خیالات و معتقدات پر روشنی پڑتی ہے جیسا کہ سب جانتے ہیں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اہلحدیث کے شدید مخالف تھے وہ خود ایک جگہ لکھتے ہیں:-

"میری طبیعت طالب علمی ہی کے زمانہ میں مناظرات کی طرف بہت راغب تھی اس لئے تدریس کے علاوہ میں تین گروہوں عیسائی۔ آریہ۔ قادیانیوں کے علم کلام اور کتب مذہبی کی طرف متوجہ ہوا الفضل تعالیٰ میں نے کافی واقفیت حاصل کر لی۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ ان تینوں مخاطبوں میں سے قادیانی مخاطب کا نمبر اوّل رہا...... قادیانی تحریک کے متعلق میری کتابیں اتنی ہیں کہ مجھے خود ان کا شمار یاد نہیں...... قادیانی لٹریچر کو جمع کرنے اور واقفیت حاصل کرنے میں میں نے بڑی محنت کی جس کا یہ اثر ہوا کہ ایک مجلس میں مولانا حبیب الرحمان مرحوم مہتمم مدرسہ دیوبند نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ ہم لوگ اگر تیس سال تک محنت کریں تو بھی اس بارے میں آپ کی واقفیت تک نہیں پہنچ سکتے۔"

(ضرب مجاہد صفحہ ۵-۶)

اہلحدیث کے ۔۔۔ اور ۔۔۔ شدید مخالف ہونے کی جس کی ساری عمر اہلحدیث کا مقابلہ کرتے گذری کا یہ کہنے کی کبھی جرأت نہیں ہوئی تھی کہ جماعت احمدیہ نعوذ باللہ مسلمان نہیں ہے بلکہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے ۱۹۱۵ء میں انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے برملا اس رائے کا اظہار کیا تھا کہ

"اسلامی فرقوں میں خواہ کتنا بھی اختلاف ہو مگر آخر کار نقطۂ محمدیت پر جمع ہو جاتے ہیں والذین معہٗ کا سب شریک ہیں اس لئے گو ان میں باہمی سخت شقاق ہے مگر اس نقطۂ محمدیت کے لحاظ سے ان کو باہمی رحماء ہونا چاہیئے۔ مرزائیوں کا سب سے زیادہ مخالف میں ہوں مگر نقطۂ محمدیت کی وجہ سے ان کو بھی اس میں شامل جانتا ہوں۔"

(ضرب مجاہد صفحہ ۷)

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے جو معتقد اور ہم عقیدہ اصحاب آج جماعت احمدیہ کو اسلام ہی سے خارج تصور کرتے ہیں کیا وہ ان کے مندرجہ بالا مسلک پر غور کرتے ہوئے اپنی غلطی کو محسوس کریں گے؟

● اللہ تعالیٰ کے حضور فریاد

صوفی نذیر احمد صاحب کاشمیری (بنارس) نے اپنے ایک مضمون میں جو لاہور کے ہفت روزہ الاعتصام میں شائع ہوا ہے امت کی اصلاح اور ترقی کے لئے دردمندی کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کی ہے کہ

"اے اللہ پاک تو ایسا ہی کر۔ تو اپنی تائید کے ہاتھ کو ہماری طرف خود بڑھا ہم کو چھوڑ۔ تو رحمٰن و رحیم اور ارحم الراحمین و خیر الراحمین ہے اور ہم ہاں ہم "انہ کان ظلوماً جہولا" ہیں۔ آخر تیری رحمت بے پایاں کا مصرف اور کہاں ہے ہم ظلوم و جہول کی اس ڈگری پر تو نہیں پہنچے کہ اپنے ظلوم و جہول ہونے کے انکار کے ساتھ ہی تیرے رحمٰن و رحیم ہونے کا بھی انکار کر دیں۔ ہزاروں ماؤں سے زیادہ شفیق تیری مسیحا رحمانی نے اگر آج ہمیں نہ سنبھالا تو اگلی نسل اپنے ظلوم و جہول ہونے سے منکر ہونے کے ساتھ ہی تیرے خیر الراحمین ہونے سے بھی منکر بنتی دکھائی دیتی ہے۔" (الاعتصام ۱۶ جنوری ۶۸ء صفحہ ۶)

یہ دعا ہر دردمند مسلمان کے دل کی آواز ہے واقعی جب دنیا کے موجودہ حالات اور مسلمانوں کی دینی دنیوی اور اخلاقی حالت کو دیکھا جائے اور سوچا جائے کہ مسلمان پہلے کیا تھے اور آج کیا ہو گئے ہیں تو نہایت دردِ دل میں پیدا ہوتا ہے اور بے اختیار اس حالت کی اصلاح کے لئے دعا نکلتی ہے لیکن دعا دعا میں بھی فرق ہوتا ہے ایک طرف تو ایک عرصہ سے مسلمان دعائیں اور مناجاتیں کر رہے ہیں اور پکار رہے ہیں کہ

فرما دے اے کشتئ امت کے نگہبان
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے (حالی)

لیکن ان دعاؤں اور پکاروں کا کوئی اثر نہ نکلا لیکن دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے ایک مقدس بندہ نے جب انتہائی درد دل اور آہ و بکا کے ساتھ اس کے حضور یہ فریاد کی کہ

یا الٰہی فضل کر اسلام پر اب خود بچا
اس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سن لے پکار
دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعف دین مصطفےٰ
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار
دل نکلا جاتا ہے دشمنان دین پر ہم پر اب ہے
اے مرے سورج نکل باہر کہ میں ہوں بے قرار

تو اللہ تعالیٰ نے اس فریاد کو قبولیت کا شرف بخشا اور اسے اس بشارت سے نوازا کہ

"رسید مژدہ کہ ایام نو بہار آمد"

(تذکرہ صفحہ ۵۲۳)

یعنی خوشخبری ہو کہ اسلام پر نئی بہار کے دن آ رہے ہیں

"تمام دعائیں قبول ہو گئیں جن میں قوت اور شوکت اسلام کی دعا بھی ہے۔"

(تذکرہ صفحہ ۶۰۲)

اسی بشارت کے ماتحت اس نے یہ اعلان کر دیا کہ:-

"اسلام ...... کے اقبال کے دن نزدیک ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام)

یہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی اسی بشارت کا نتیجہ ہے کہ جہاں دیگر مسلمانوں میں اپنی اصلاح اور ترقی کیلئے مایوسی کے جذبات پائے جاتے ہیں وہاں جماعت احمدیہ کے افراد اس یقین سے سرشار ہیں کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے دن قریب سے قریب تر آ رہے ہیں اور اسلام کی ترقی وابستہ الٰہی تقدیر ہے جسے اب دنیا کی کوئی طاقت بدل نہیں سکتی۔

مکرم شیخ محمد شریف صاحب آف کوئٹہ مرحوم کا ذکر خیر

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

شیخ محمد شریف صاحب مرحوم جماعت احمدیہ کوئٹہ ایک احمدی فدائی خاندان کے مخلص فرد تھے حاجی ۔۔۔ صاحب مرحوم کے گھرانے میں احمدیت ۔۔۔ محمد رفیق صاحب حاجی صاحب موصوف ۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے تجارتی عقل و دانش کے ساتھ اسلام و احمدیت کے لئے مالی قربانی کی بھی بہت توفیق عطا فرمائی تھی اسلام کے لئے خاص غیرت ان میں پائی جاتی تھی ان کے فرزند شیخ محمد شریف صاحب مرحوم نے جہاں تجارتی سمجھ بوجھ بطور وراثت حاصل کی تھی وہاں ان میں احمدیت کے لئے غیرت بھی نمایاں رنگ میں پائی جاتی تھی سلسلہ و اسلام کی ضروریات کے موقعہ پر وہ مالی خرچ میں بخل سے کام نہیں لیتے تھے بلکہ نہایت فراخدلی سے آگے بڑھتے تھے تبلیغی جلسوں وغیرہ کے موقعہ پر اخراجات میں خاص حصہ لیتے تھے ان کی طبیعت ایسی تھی کہ انہیں اپنے والد مرحوم کی طرح خدمت دین کرنے والے افراد جماعت کا خاص احترام ملحوظ رہتا تھا اور جہاں تک ان کے بس میں تھا وہ مجاہدین کی خدمت کرتے تھے تبلیغی لٹریچر کی تقسیم میں بھی نمایاں حصہ لیا کرتے تھے میں نے بسا اوقات مشاہدہ کیا تھا کہ شیخ صاحب موصوف کو مہمانوں کی خدمت کرنے میں مسرت محسوس ہوتی تھی اور وہ کوشش کر کے بھی مہمان نوازی کا موقعہ پیدا کر لیتے تھے دعا ہے کہ خدا تعالیٰ کریم اپنے بندے کو اپنے کریمانہ الطاف سے نوازے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ دے کر بلند درجات عطا فرمائے ان کے پس ماندگان بچوں اور بچیوں کا خود کفیل و کارساز ہو۔ آمین یا رب العالمین۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

دعائے مغفرت

میرے ماموں زاد بھائی منظور احمد آف چک ۳۰/۲ گ ب جو حال ہی میں برطانیہ سے آئے تھے اور ایک مخلص احمدی تھے بعارضہ کینسر ۲۶ر جنوری ۶۸ء کو میو ہسپتال میں وفات پا گئے۔ مرحوم کی عمر صرف ۳۳ برس تھی احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے بہن بھائیوں کو جو چھوٹے ہی یتیمی کی حالت میں ہیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ (محمد اقبال سٹوڈنٹ ایم اے فائنل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ

عفو اور درگزر کے عدیم المثال نمونے

تقریر مکرم شیخ عبد القادر صاحب بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء

۲۔ غزوۂ خیبر میں ایک یہودی عورت سے درگزر

اسی قسم کی ایک دوسری مثال ایک یہودی عورت سے متعلق ملتی ہے۔ جب حضور غزوۂ خیبر میں تشریف لے گئے اور حضور کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہاں آپ کو اللہ تعالیٰ نے شاندار کامیابیاں عطا فرمائیں تو ایک عورت نے سوچا کہ یوں تو یہ لوگ خیبر کو فتح کئے بغیر واپس جاتے نظر نہیں آتے۔ کیوں نہ انہیں زہر دے کر ہلاک کر دیا جائے۔ چنانچہ وہ مسلمانوں کے خیموں کے پاس آئی۔ اس نے مسلمانوں سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جانور کے کس عضو کو زیادہ خوش ہو کر کھاتے ہیں؟ جب انہوں نے بتایا کہ دستی کا گوشت آپ کو بہت پسند ہے تو اس نے گوشت تیار کیا اور اس میں زہر ملا کر آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے خیمے کے سامنے آکر بیٹھ گئی۔ جب حضور اپنے ساتھیوں سمیت باہر سے تشریف لائے تو اس عورت کے متعلق دریافت فرمایا کہ یہ کیا چاہتی ہے۔ اس نے خود ہی حاضر ہو کر عرض کی کہ حضور میں آپ کے لئے تحفہ کے طور پر گوشت تیار کر کے لائی ہوں۔ حضور نے فرمایا۔ اس سے گوشت لے لو۔ چنانچہ جب وہ گوشت دستر خوان پر رکھا گیا۔ تو سب سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے ایک لقمہ اٹھا کر کھایا۔ حضور کے تتبع میں ایک صحابی بشیر ابن البراء نے بھی ایک لقمہ کھایا۔ اتنے میں باقی صحابہ نے بھی کھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں روک دیا اور فرمایا کہ اس گوشت میں زہر ملا ہوا معلوم ہوتا ہے مت کھاؤ۔ اس پر بشیر نے کہا یا رسول اللہ! دل تو میرا بھی چاہتا تھا کہ میں یہ لقمہ نہ کھاؤں مگر اس لئے کھا گیا کہ شاید آپ کی طبیعت پر یہ امر گراں نہ گزرے کہ جب میں نے کھا لیا ہے تو یہ کیوں نہیں کھاتا۔ تھوڑی دیر کے بعد اس کی طبیعت خراب ہو گئی اور بعض روایات میں آتا ہے کہ وہ خیبر میں ہی فوت ہو گئے۔ مگر بعض روایات کی رو سے کچھ عرصہ بیمار رہ کر واپس آکر فوت ہوئے۔

بہرحال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب وہ گوشت ایک کتے کے آگے ڈالا گیا تو وہ بھی مر گیا۔ اس عورت کو جب حاضر کیا گیا اور حضور نے اسے پوچھا کہ تم نے اس بکری میں کیوں زہر ملایا تھا۔ تو وہ بولی کہ میری قوم سے آپ کی لڑائی ہوئی تھی۔ میرے بہت سے رشتہ دار اس لڑائی میں مارے گئے۔ میرے دل میں آیا۔ انہیں زہر دیتی ہوں۔ اگر یہ واقعہ میں نبی ہوتے تو خدا تعالیٰ ان کو بچا لے گا۔ اور اگر (نعوذ باللہ) جھوٹے ہوئے تو ہلاک ہو جائیں گے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی یہ بات سنکر اسے معاف کر دیا۔ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد

کیا اس قسم کے عفو کی کوئی مثال کہیں نظر آتی ہے اگر خدا نخواستہ سارے مسلمان ہی جو اس دعوت میں موجود تھے۔ گوشت کھا لیتے تو سب کی وفات یقینی تھی۔ مگر ایسی مجرم عورت کو بھی معاف کر دینا یقیناً بہت بڑی جرأت اور اخلاقی برتری کا ثبوت ہے۔

۳۔ ایک شخص کا آپ کو غافل پا کر قتل کے لئے آمادہ ہونا اور آپ کا اس پر قابو پا کر اسے معاف کرنا

ایک اور عجیب واقعہ جو آپ کے سوانح حیات کی زینت بن چکا ہے۔ یہ ہے کہ ایک مرتبہ آپ ایک جنگ میں تھوڑی دیر آرام کرنے کے لئے علیحدگی میں ایک درخت کے نیچے جا کر لیٹ گئے۔ ایک دشمن نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر آپ کو قتل کرنے کے لئے تلوار اٹھائی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بیدار ہوتے دیکھ کر کہنے لگا کہ [illegible] اب تجھے کون بچا سکتا ہے؟ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہایت اطمینان اور سکون سے جواب دیا کہ اللہ۔ حضور نے یہ الفاظ کچھ اس یقین اور وثوق سے کہے کہ دشمن کا دل دہل گیا اور تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی۔ اور وہ جو آپ کو قتل کرنے کے لئے آیا تھا۔ مجرموں کی طرح آپ کے سامنے کھڑا تھا اس پر آپ نے تلوار ہاتھ میں لے کر اسے فرمایا۔ کہ اب بتا! تجھے مجھ سے کون بچا سکتا ہے اس نے کہا آپ ہی ہیں اگر چاہیں تو مجھ پر رحم کر سکتے ہیں آپ نے فرمایا۔ تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ اللہ مجھے بچا سکتا ہے

غرض ایسے دشمن کو بھی آپ نے معاف فرمایا۔ جو آپ کو قتل کرنے کے لئے آیا تھا وہ زمانہ چونکہ جنگوں کا زمانہ تھا۔ اور اس قسم کے واقعات آئے دن پیش آتے رہتے تھے اسلئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اس قسم کے بیسیوں واقعات پیش آئے مگر کسی شخص کے متعلق بھی یہ ثابت نہیں کہ آپ نے کسی کو قتل کیا ہو۔ جو شخص بھی آپ سے معافی کا خواستگار ہوا آپ نے اسے معاف کر دیا۔ اللھم صل علی محمد و آل محمد

مثل مشہور ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اس مثل کے مطابق ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس نمونہ سے آپ کے اصحاب نے اس سے کیا فائدہ اٹھایا سو اس کے نمونہ میں دو واقعات پیش کرتا ہوں۔

حضرت علیؓ کا واقعہ

پہلا واقعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہے۔ غزوہ احزاب میں جبکہ عرب کے سارے قبائل نے مل کر ایک آخری اور فیصلہ کن حملہ مدینہ پر کیا تھا اس وقت عرب کے ایک مشہور جنگجو پہلوان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بڑی مشکل سے پچھاڑا اور اس کی چھاتی پر سوار ہو گئے۔ اور قریب تھا کہ تلوار سے اس کا سر تن سے جدا کر دیتے۔ مگر اس نے آپ کے منہ پر تھوک دیا۔ اس کی اس حرکت کو دیکھ کر آپ فوراً کھڑے ہو گئے۔ وہ آپ کے اس فعل کو دیکھ کر حیران ہو گیا اور نہایت تعجب سے پوچھا کہ علی تم نے مجھے بڑی مشکل سے گرایا اور مجھ پر قابو پا لیا۔ مگر جب قریب تھا کہ تم مجھے قتل کر دیتے مجھے چھوڑ کیوں دیا۔ آپ نے فرمایا اے ظالم انسان! جب تم نے میرے منہ پر تھوک دیا۔ تو مجھے غصہ آ گیا اور میں نے سمجھا کہ اگر اب میں نے اسے قتل کیا تو میرا یہ فعل خدا کے لئے نہیں ہو گا۔ بلکہ میرے اپنے نفس کے لئے ہو گا۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا واقعہ

دوسرا اسی قسم کا واقعہ حضرت امام حسنؓ کا ہے ایک مرتبہ آپ کھانا کھانے لگے تو آپ کے ایک غلام سے کچھ سالن آپ کے کپڑوں پر گر گیا۔ انہوں نے غلام کی اس نازیبا حرکت کو دیکھ کر اسے تنبیہ کرنے کے لئے اس کی طرف دیکھا تو اس نے فوراً کہا۔ والکاظمین الغیظ۔

حضرت امام حسن نے قرآن کریم کی یہ آیت سنکر اپنے غصے کو دبا کر فرمایا۔ کظمت الغیظ یعنی میں نے اپنا غصہ دبا لیا۔ وہ غلام بولا۔ والعافین عن الناس یعنی خدا رسیدہ لوگ ظالم انسانوں کے جرموں سے درگزر بھی کر دیا کرتے ہیں۔ آپ نے اس آیت کو بھی سنکر فرمایا کہ عفوت عنک یعنی میں نے تجھے معاف کیا۔ اسکے بعد وہ غلام بولا واللہ یحب المحسنین۔ یعنی اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے درگزر کیا کرتا ہے۔ اس کی یہ بات سنکر حضرت امام حسن نے فرمایا جا میں نے تجھے آزاد کیا۔

ان واقعات سے پتہ لگتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کا اثر آپ کی امت کے نیک لوگوں نے اچھی طرح سے قبول کیا تھا۔ ہماری جماعت کے احباب کو چاہیئے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس نیک خصلت کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اللھم آمین

بجٹ فارم انصار اللہ

قیادت مال مجلس انصار اللہ کی طرف سے سب سے پہلا کام جو مجالس کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ اور بجٹ فارموں کا مکمل کر کے مرکز میں بھجوانا ہے لیکن نئے سال کا ایک ماہ گزر جانے کے باوجود ابھی تک کئی مجالس کی طرف سے یہ فارم مکمل کر کے واپس نہیں آئے۔ پس ایسی مجالس سے درخواست ہے کہ وہ اب اس کام میں مزید تاخیر نہ کریں اور بجٹ جلد بھجوا دیں

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

محترم ڈاکٹر لفٹیننٹ عبدالکریم صاحب مرحوم

محمد عبدالسمیع صاحب بی ۔ ایس سی آنرز I کراچی یونیورسٹی

میرے نانا محترم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب آف گجروال ضلع لدھیانہ حال محلہ دارالنصر ربوہ ایک لمبی علالت کے بعد مورخہ ۲۲/۱/۶۲ بروز جمعہ وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

آپ کا جنازہ ۲۸/۱/۶۲ کو جلسہ گاہ میں مکرم مولانا شمس صاحب نے پڑھایا اور آپ بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔

مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے شیدائی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے احکام اور تحریکوں پر ایسے عمل کرنے والے تھے۔ جیسے انسانی اعضاء دماغ کے تابع حرکت کرتے ہیں۔ احمدیت کی خاطر ہر خطرہ مول لیتے اور دنیاوی ترقیات کی پرواہ نہ کرتے۔ مرکز سلسلہ کے ساتھ محبت تھی بار بار مرکز میں آتے بلکہ اپنے اہل و عیال کو بھی لاتے تھے۔

نماز با جماعت کے پابند۔ اور باقاعدگی سے نماز تہجد کے پڑھنے کا التزام کرتے غریبوں سے ہمدردی۔ یتیموں کی پرورش۔ بیواؤں کا خاص خیال۔ ہمسائیوں سے حسن سلوک غرض اپنوں اور بیگانوں کے ساتھ ان کا سلوک ایسا تھا کہ جس کسی کو ان کی وفات کا علم ہوا وہ چشم پرنم ہو گیا۔ بچوں کو نصائح کرنا اور نماز پڑھانا۔ ان کا خاص مشغلہ تھا۔

حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ ان کی پیدائش غالباً ۱۸۸۹ء کی ہے آپ نے بچپن کا زمانہ گاؤں میں گذارا اور غالباً پرائمری کی تعلیم وہیں حاصل کی۔ اس کے بعد آپ لدھیانہ ہائی سکول میں داخل ہو گئے اور میٹرک وہاں سے پاس کیا۔ بعدہٗ آگرہ میڈیکل کالج سے ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کی اور پھر فوج میں بھرتی ہو کر خدمت خلق میں مشغول ہو گئے

آپ فرمایا کرتے تھے کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لدھیانہ میں دیکھا تھا۔ مگر آپ کی عمر اس وقت چھوٹی تھی اور کسی قسم کی دینی تعلیم آپ نے حاصل نہ کی تھی۔ لیکن حضور کا چہرہ دیکھ کر ہی آپ کے اندر تبدیلی شروع ہو گئی اور آپ حضرت مسیح موعودؑ کے دلی مرید ہو گئے۔ تحریری بیعت آپ نے ۱۹۱۲ء میں کی جب کہ آپ افریقہ میں بسلسلہ ملازمت مقیم تھے۔ بیعت کے بعد سے آپ نے مستقل تعلق مرکز سے رکھا۔ مرکز کی ہر تحریک پر لبیک کہا۔ اور چندوں میں باقاعدگی کیساتھ آخری دم تک حصہ لیتے رہے۔ آپ کے ذریعہ کئی اصحاب داخل جماعت ہوتے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ احمدی ہونے کے بعد جب کبھی اپنے والد صاحب کو جو کہ خود بھی ریٹائرڈ صوبیدار پنشنر تھے خط لکھتے تو اپنے نام کے ساتھ احمدی ضرور لکھتے چونکہ آپ شروع سے ہی فوج میں رہے اس لئے آپ کو اپنے عزیز و اقارب میں تبلیغ کا موقعہ بہت کم ملا۔ لیکن دوران ملازمت کئی اصحاب زیر تبلیغ رہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے احمدی ہو گئے

آپ احمدیت کا مجسم نمونہ تھے۔ فوج میں ڈاکٹر رہتے ہوئے بھی آپ نے باقاعدہ داڑھی رکھی اور کبھی شماتت کی پرواہ نہ کی

دوران ملازمت جب کسی احمدی افسر سے آپ کی ملاقات ہوتی تو آپ ان کو بھی باجماعت نماز اور چندوں کی باقاعدگی کی طرف توجہ دلاتے۔ چنانچہ کئی افسر اس بات کے گواہ ہیں۔

کئی غیر احمدی افسر آپ کے مداح تھے آپ کو خاص عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے ریٹائرڈ ہونے کے بعد آپ اپنے آبائی گاؤں گجروال ضلع لدھیانہ میں سکونت پذیر ہوئے فرمایا کرتے تھے۔ کہ میرے اقارب کا زیادہ حق ہے کہ میں ان کی خدمت کروں مگر آپ کے رشتہ داروں نے آپ کی شدید مخالفت کی اور کلام طعام بند کر دیا۔ آپ نے اس بات کی ذرا بھی پرواہ نہ کی بلکہ نہایت صبر سے کام لیا اور اپنے کام خدمت خلق اور تبلیغ میں مصروف رہے۔ پھر وہ لوگ آہستہ آہستہ اپنے مراسم آپ کے ساتھ بڑھانے لگے اور اس طرح آپ نے تبلیغ کا میدان ہموار کر لیا۔

آپ کو ۱۹۲۲ء سے ۱۹۴۷ء تک گاؤں میں رہنے کا موقعہ ملا۔ اس کے بعد پاکستان بننے پر آپ چک نمبر ۹۶ جڑانوالہ میں آکر مقیم ہو گئے اور دوبارہ سروس میں چلے گئے آپ قریباً دو سال آزاد کشمیر میں رہے۔ اسی طرح وہاں بھی آپ نے اپنا حلقہ احباب پیدا کر لیا لیکن وہاں پر آپ کو فالج ہو گیا۔ چنانچہ ۴ ماہ ہسپتال میں رہے۔ اور صحت مند ہو گئے۔ لیکن دوسری دفعہ پھر یہ حملہ ہوا تو آپ بیماری سے نہ اٹھ سکے۔ آپ کو دنیاوی جاہ و حشمت کا کبھی خیال نہ تھا۔ بلکہ گوشہ نشین تھے۔ غرض مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ احمدیت کا صحیح نمونہ تھے۔ جن کو دیکھ کر لوگ متاثر ہوتے تھے افسوس کہ یہ لوگ ایک ایک کر کے ہم سے رخصت ہوتے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کو اپنے قرب میں جگہ دے اور ہم کو بھی ان کے نقش قدم پہ چلنے کی توفیق دے۔ آمین

فطرانہ

عید سے پہلے فطرانہ کا ادا کرنا ہر مسلمان کے لئے لازمی ہے۔ اس کی شرح ہر فرد کے لئے ایک صاع غلہ جس کی قیمت موجودہ نرخ کے حساب سے ایک روپیہ کے قریب ہے لہذا فطرانہ کی شرح ایک روپیہ فی کس مقرر کی جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص پوری شرح سے ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ نصف شرح سے ادا کر سکتا ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ فطرانہ خاندان کے تمام افراد کی طرف سے ادا کیا جائے۔ نوزائیدہ بچہ کی طرف سے بھی اس کے والدین مقررہ شرح سے ادا کریں۔

حسب سابق فطرانہ کی رقم کا دسواں حصہ براہ راست جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب ربوہ کو بھجوایا جاوے۔ ربوہ کے محلہ جات فطرانہ کی رقم کا چوتھا حصہ بجناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو بھجوائیں تا کہ اس کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نگرانی میں مرکز کے مستحق یتامیٰ مساکین اور نادار افراد میں تقسیم کیا جا دے۔ باقی رقم مقامی غرباء میں تقسیم کی جاوے۔ البتہ اگر کچھ رقم باقی بچ رہے۔ تو وہ دوسرے چندوں کے ساتھ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کرا دی جاوے۔

چونکہ رقم غرباء میں تقسیم کی جاتی ہے۔ اسلئے بہتر یہی ہے کہ فطرانہ رمضان کے شروع میں ادا کر دیا جاوے (ناظر بیت المال ربوہ)

فضل عمر ہوسٹل کا سالانہ اوپن اینڈ کلوزان ڈور ٹورنامنٹ

فضل عمر ہوسٹل کا سالانہ اوپن اینڈ کلوزان ڈور ٹورنامنٹ مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۶۲ء سے شروع ہو رہا ہے یہ ٹورنامنٹ مندرجہ ذیل کھیلوں پر مشتمل ہوگا۔

۱۔ ٹیبل ٹینس ۔ سنگل ۔ ڈبل ۔ مکسڈ ڈبل ۔ جونیئر ٹیبل سنگل

۲۔ کیرم : ۔ سنگل ۔ ڈبل اور مکسڈ ڈبل ۔ ۳ ۔ ڈرافٹ

ان کھیلوں میں کالج سٹاف کے مقابلے بھی ہوں گے۔ اس ٹورنامنٹ میں ربوہ کا ہر فرد حصہ لے سکتا ہے۔ دیگر جگہوں کے وہ کھلاڑی بھی جو تعلیم الاسلام کالج کے طالب علم رہ چکے ہیں اس ٹورنامنٹ میں حصہ لے سکتے ہیں۔

اس ٹورنامنٹ میں انٹری فیس سنگل کے لئے پچاس پیسے فی کھیل اور ڈبل کے لئے ایک روپیہ فی کھیل ہوگی۔ انٹری فیس ہوسٹل آفس میں ۱۰ فروری ۱۹۶۲ء کو ایک بجے دوپہر سے پہلے پہلے پہنچ جانی چاہیئے۔

ڈراز ۱۰ فروری ۱۹۶۲ء کو پانچ بجے ڈالے جائیں گے۔

(سیکرٹری کامن روم فضل عمر ہوسٹل ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ عاجزہ کے شوہر سید شاہ احمد ضعف دماغ، درد سر اور دوران سر کی وجہ سے بہت بیمار ہیں نیز عاجزہ کو بھی عرصہ دراز سے بعض تکلیف دہ عوارض لاحق ہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرات صحابہ کرام بزرگان عظام اور برادران صاحبان کی خدمات میں بکمال ادب گزارش ہے کہ ہماری روحانی و جسمانی شفاء عاجلہ و کاملہ کے لئے براہ کرم دل سے دعا فرما دیں (عاجزہ شمس النساء عرف منا بی بی اہلیہ ... پارہ ...)

۲۔ اس سال اپریل میں میرے بیٹے ... اور میرے بھائی عبدالودود خان نے میٹرک کا فرسٹ ڈویژن کا امتحان دینا ہے۔ تمام صحابہ کرام اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم دونوں بھائیوں کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

(امۃ الباسط بنت ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب ... آباد)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

سیالکوٹ ۴ر فروری سیالکوٹ جموں سرحد پر بھارتی فوجی دستوں نے کل مغربی پاکستان رینجرز پر کسی اشتعال کے بغیر اچانک زبردست فائرنگ شروع کر دی جس سے رینجرز کے دو جوان شہید اور تین زخمی ہو گئے بھارتی فوج کے جانی نقصان کا پتہ نہیں چل سکا حملہ آور بھارتی دستوں نے کوئی سوا گھنٹہ تک فائرنگ جاری رکھی جواب میں اپنے دفاع کے لئے رینجرز نے بھی فائرنگ کی ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق مغربی پاکستان رینجرز کے جوان ایک پاکستانی گاؤں رنگورن کے نزدیک اپنے خیمے نصب کر رہے تھے کہ بھارتی دستوں نے اچانک ان پر فائرنگ شروع کر دی جس میں چھوٹی توپوں اور مشین گنوں کے علاوہ دستی بم بھی استعمال کئے گئے ایک ہفتہ کے اندر یہ دوسرا موقعہ ہے کہ بھارتی فوج نے سیالکوٹ کی سرحد پر پاکستان کے خلاف جارحیت کا ارتکاب کیا ہے پہلی بار ۲۵ ر اور ۲۶ ر جنوری کی رات کو بھارتی فوج نے سیالکوٹ اور گجرات کے درمیان سرحد سے ملحق ایک پٹی پر قبضہ کرنے کے لئے اچانک فائرنگ کی تھی جو مسلسل کئی گھنٹہ تک جاری رہی۔

● ۔ ۴ر فروری صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے کل لاہور کے ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں سے گفتگو میں کہا کہ چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی اپنے پروگرام کے مطابق ۱۸ ر فروری کو پاکستان آئیں گے انھوں نے اپنا دورۂ پاکستان منسوخ نہیں کیا ہے اب وہ پاکستان سے گزر کر اپنے وطن واپس جا رہے ہیں

صدر مملکت کی توجہ ایک بھارتی اخبار کی اس خبر کی جانب دلائی گئی جس میں مسٹر چو این لائی کی ازبکستان سے پیکنگ جلد واپسی کا ذکر کرتے ہوئے یہ تاثر دیا گیا ہے کہ چین کے وزیر اعظم نے اپنا دورہ مختصر کر دیا ہے اور غالباً وہ پاکستان زیادہ نہیں ٹھہریں گے صدر مملکت نے اس تاثر کو بے بنیاد قرار دیا ہے اور کہا کہ مسٹر چو این لائی کراچی اور ڈھاکہ میں مختصر سے قیام کے بعد اپنے وطن واپس لوٹ رہے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ انھوں نے پاکستان کا دورہ ملتوی کر دیا ہے حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنے پہلے پروگرام کے مطابق ۱۸ ر فروری کو پاکستان کا دورہ کریں گے ان کے اس پروگرام میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

● ۔ اقوام متحدہ ۴ر فروری۔ کل جب سکیورٹی کونسل میں تقریباً ۲ سال بعد پاک و ہند کے درمیان سولہ سال پرانے تنازعہ کشمیر پر پھر غور آیا تو فریقین کی نمائندگی ایسے اصحاب کر رہے تھے جو اس سے پہلے کبھی نہ تو پاکستان کے جواں سال وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے سلامتی کونسل کے اجلاس میں شرکت کی تھی اور نہ ہندوستان کے وزیر تعلیم مسٹر محمد علی چھاگلہ نے۔

اس تنازعہ کی تاریخ میں یہ بھی پہلا موقعہ تھا کہ ہندوستان نے اپنا موقف پیش کرنے کے لئے کسی مسلمان کو منتخب کیا ہے کل کے اجلاس کی صدارت سکیورٹی کونسل کے اس ماہ کے صدر رکن ملک بولیویا کے مندوب سینور کارموس جمار ڈسنے کی کونسل کے کل کے اجلاس میں پانچ مستقل ارکان روس چین امریکہ اور برطانیہ اور چھ غیر مستقل ارکان بولیویا برازیل۔ چیکوسلواکیہ۔ آئیوری کوسٹ مراکش اور ناروے کے مندوبین نے شرکت کی اس سے پہلے خبر آئی تھی کہ پاکستان کے نمائندے مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کل کے اجلاس میں مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے تعمیری اور ٹھوس تجاویز پیش کریں گے گو وہ اپنی تقریر میں ہندوستان کے مسلمانوں کے قتل عام کا ذکر بھی کریں گے۔ مگر کونسل کی توجہ مسئلہ کشمیر کے فوری حل کی جانب بھی مبذول کرائیں گے وہ آخری وقت تک اپنی تقریر کی نوک پلک درست کر رہے تھے۔

● ۔ سری نگر ۴ر فروری۔ ہندوستان کے وزیر خارجہ مسٹر لال بہادر شاستری نے کہا ہے کہ کشمیر بھارت کا جزو لاینفک ہے اور وہ اس موقف سے ایک انچ بھی پیچھے ہٹنے کے لئے تیار نہیں

ہندوستان کے وزیر خارجہ نے کل ایک بیان میں کشمیری عوام سے اپیل کی کہ وہ ملکی مسائل حل کرنے میں حکومت سے تعاون کریں انھوں نے کہا کہ رمضان کا مقدس مہینہ صبر و ضبط کا پیغامبر ہے اس لئے آپ بھی صبر و تحمل سے کام لیں اگر بعض مسائل کے بارے میں اختلاف ہو تو انھیں بات چیت کے ذریعہ حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور دوسرے طریقے اختیار نہ کئے جائیں۔

● ۔ اودے پور (بھارت) ۴ر فروری بین الاقوامی سائنس کانفرنس میں شریک مختلف ملکوں کے سائنسدانوں اور مبصرین نے ایک بیان میں مطالبہ کیا ہے کہ چین کو اقوام متحدہ کا رکن بنایا جائے۔

● نیامی (نائیجیریا) ۴ر فروری۔ نائیجیریا کے صدر نے کل یہاں کہا کہ نائیجیریا کے عوام پاکستان کے لوگوں کو اپنا بھائی تصور کرتے ہیں انھوں نے دونوں ملکوں میں قریبی تعلقات کی ضرورت پر زور دیا صدر نائیجیریا نے ان خیالات کا اظہار پاکستان کے نئے سفیر مسٹر شیخ کی طرف سے پیش کردہ اسناد سفارت وصول کرتے ہوئے کیا۔

● ۔ لاہور ۴ر فروری۔ بینک آف انگلینڈ کو گورنر ارل آف کرومر نے کل یہاں پہنچ کر کہا کہ آزادی کے بعد سے پاکستان نے جو شاندار ترقی کی ہے اس سے میں بے حد متاثر ہوا ہوں انھوں نے ترقیاتی کاموں کی رفتار کو اطمینان بخش بتایا اور کہا کہ اس کا تمام تر سہرا پاکستان کے عوام کے سر ہے انھوں نے بتایا کہ میں نے راولپنڈی میں صدر ایوب اور دیگر لیڈروں سے مفید بات چیت کی

● لاہور ۴ر فروری۔ صوبائی محکمہ خوراک نے لاہور کی تمام فلور ملوں کو ہدایات جاری کی ہیں کہ مارکیٹ کی ضرورت پوری کرنے کے لئے وہ اپنا پچاس فیصد آٹا چینی کے راشن ڈپوؤں کے پاس فروخت کریں ان ڈپوؤں سے عوام کو بیس روپے من کے نرخ پر آٹا دیا جائے گا ان انتظامات کے تحت ۵ر فروری (بدھ) سے آٹا راشن ڈپوؤں سے ملنا شروع ہو جائے گا۔

واشنگٹن ۴ر فروری۔ امریکہ اور برطانیہ کی طرف سے بھارت کو وسیع پیمانہ پر مستقل فوجی امداد فراہم کرنے کے منصوبہ پر ۱۲ ر فروری کو یہاں صدر جانسن اور برطانوی وزیر اعظم سر ایلک ڈگلس ہیوم غور کریں گے۔ اس سلسلہ میں بھارت کے فوجی مواصلاتی نظام کی اصلاح، فضائی نقل و حمل کے وسائل میں اضافہ بری اور فضائی فوج کی تربیت اور اسلحہ کی پیداوار بڑھانے پر خاص توجہ دی جائے گی۔ ٹائمز آف انڈیا کے نامہ نگار مقیم واشنگٹن ایچ۔ آر۔ وہرا نے خبر دی ہے کہ زیر نظر منصوبہ امریکہ کے اس حالیہ فیصلے کے پیش نظر مرتب کیا گیا ہے کہ بھارت کو طویل مدت کے لئے فوجی امداد فراہم کی جائے گی۔

مسٹر وہرا کی اطلاع کے مطابق صدر جانسن اور سر ایلک کی اس ملاقات میں بھارت کی فوجی امداد کا تیسری مرتبہ جائزہ لیا جائے گا۔

لندن ۴ر فروری۔ انڈونیشیا کے صدر سوئیکارنو نے اعلان کیا ہے کہ اگر دن میں ۲ بار بھی پالیسی تبدیل کرنا پڑے تب بھی وہ ملائیشیا کی مخالفت ترک نہیں کریں گے۔ جکارتا ریڈیو سے اپنی نشری تقریر میں صدر سوئیکارنو نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ اس جھگڑے میں غیر ایشیائی دخل نہ دیں۔

مالٹا ۴ر فروری ایک سرکاری ترجمان نے بتایا ہے کہ مالٹا کے برطانوی فوجی اڈہ سے چند طیارے کل قبرص بھیجے گئے ہیں۔ یہ اقدامات وہاں فرقہ وارانہ فسادات پر قابو پانے کے سلسلہ میں کئے جا رہے ہیں۔

کراچی ۴ر فروری سفینہ جہاز کل دو ہزار چھ سو بائیس عازمین حج کو لے کر جدہ پہنچ گیا ہے۔ یہ جہاز ۲۸ ر جنوری کو کراچی سے روانہ ہوا تھا۔ عازمین حج کا دوسرا قافلہ ۱۹ ر فروری کو بذریعہ جہاز کراچی سے جدہ روانہ ہوگا۔

کراچی ۴ر فروری باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان آئندہ مالی سال کے ترقیاتی پروگراموں کی تکمیل کے لئے عالمی بنک کے تو سط امدادی کلب سے صرف پچاس کروڑ ڈالر کی امداد طلب کرے گا۔

آئندہ مالی سال پاکستان کے دوسرے پنجسالہ منصوبہ کا آخری سال ہوگا اور عالمی بنک نے اس مدت کے لئے پہلے ۵۹ کروڑ ڈالر کی امداد کی سفارش کی تھی لیکن اب باخبر حلقوں نے بتایا ہے کہ پاکستان اس سے کم میں کام چلا لے گا۔ کیونکہ غیر ملکی زرمبادلہ کی آمدنی توقع سے زیادہ ہوئی۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے میرے بھائی مکرم سید محمد شاہ صاحب بی۔ اے، بی ٹی ہیڈ ماسٹر ڈلی رسی ہائی سکول چک ۶۵۷/۸ گ۔ ب ضلع لائل پور کو دو بچیوں کے بعد پہلا فرزند عطا فرمایا ہے جس کا نام سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر۔ صدر انجمن احمدیہ نے فرید احمد شاہ تجویز فرمایا ہے۔ نومولود سید عابد حسین شاہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کا پوتا اور مکرم سید طفیل محمد شاہ صاحب مرحوم مؤلف "رہنمائے تبلیغ" کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو خادم دین بنائے۔ آمین۔

(خاکسار۔ ارشد ترمذی ایم۔ اے (فائنل) شعبہ سیاسیات پنجاب یونیورسٹی لاہور)

نوٹ:۔ مکرم ارشد ترمذی صاحب نے اس خوشی میں ایک مستحق کے نام الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

درخواست دعا

مکرم صوفی مبارک احمد صاحب ایک عرصہ سے جگر خراب ہونے کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ تقریباً دو ہفتہ سے جناح ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ دو دفعہ پیٹ سے تقریباً ایک ایک بالٹی پانی نکالا گیا ہے اور انجکشن کے ذریعہ گلوکوز وغیرہ بھی دیا جاتا رہا ہے۔ کمزوری کافی ہو چکی ہے۔ صوفی صاحب موصوف جماعت کے بہت مخلص خادم ہیں۔ احباب جماعت ان کی شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے رمضان المبارک میں دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

(محمد اسمٰعیل بقاپوری عفی عنہ ۴/۱۵۶۔ ایبے سینیا لائن کراچی ۳)

اعلان

سیدہ بیگم زوجہ محمد افضل صاحب امیر جماعت احمدیہ تہال کل مورخہ ۳/۱/۶۴ کو ۱۲ بجے دوپہر ربوہ سے لاپتہ ہے۔ اس کا دماغی توازن ٹھیک نہیں ہے جن صاحب کو علم ہو وہ حاجی محمد الدین صاحب درویش کے مکان واقع دار الصدر غربی میں اپنچا کر ممنون فرمائیں۔

(لطیف احمد عارف)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴